سوال

(202) برتھ ڈے اور شادی کی سالگرہ کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ومیلے (مڈل سیکس) سے نزیر احمد تحریر کرتے ہیں : مندرجہ ذیل امور کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں تسلی بخش جواب دیں تاکہ جملہ قارئین اس سے مسفید ہوسکیں۔

ا۔ وہ مسلمان جو پیغمبر اسلام ﷺ کا یوم میلاد منانا قرآن وسنت سے استدلال کرکے بدعت اور خلاف شروع قرار دیتا ہے لیکن اپنے بچوں کا برتھ ڈے اور شادی کی سالگرہ اہتمام اور خوشی سے مناتا ہے اور وہی مسلمان کسی دوسری برتھ ڈے پر شرکت کرتا ہے اس کے انتظام میں آگے آگے ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ اس کا یہ طرز عمل اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ا۔ حدیث نبعی ﷺ کی روشنی میں بدعت کی تعریف یہ ہے کہ دین میں کسی ایسی نئی بات کا اضافہ کرنا جس کی آپ ﷺ کی زندگی میں کوئی دلیل نہ ہو حالانکہ بعد میں نہ کوئی ضرورت پیدا ہوئی اور نہ ہی آپ کے زمانے میں اس کام کے کرنے میں کوئی امر مانع تھا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

"من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد۔" (صحیح البخاري کتاب الرقاق باب الانتقاء عن المعاصی)

''جو شخص ہمارے دین میں کوئی ایسی بات پیدا کرے گا جو دین میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہوگی۔''

اس حدیث میں ''اس معاملے'' کے جو الفاظ ہیں ان سے واضح ہوگیا کہ دینی معاملات میں اجر وثواب کی نیت سے اور اللہ کا قرب تلاش کرنے کی غرض سے جو نیا کام کیا جائے گا وہ بدعت ہوگا اور دینی معاملات میں اپنی طرف سے اضافہ بدعت ہوگا اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ بعض لوگ جہالت سے کہہ دیتے ہیں کہ موٹر کار عینک اور ٹوپی وغیرہ یہ بھی نئی چیزیں ہیں تو کیا یہ بھی بدعت ہیں؟ یہ چیزیں اس لئے بدعت شمار نہیں ہوں گی کہ یہ دین میں اضافہ نہیں اور کوئی بھی شخص ان چیزوں کے استعمال میں ثواب نہیں ڈھونڈتا اور نہ ہی انہیں قرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتا ہے اس لئے کہ یہ ضروریات زندگی مین سے ہیں جنہیں دین میں زیادتی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس بنا پر اگر کوئی شخص کسی نئے کام کو بدعت قرار دیتا ہے جیسے مروجہ میلاد وغیرہ تو وہ صحیح موقف اختیار کرتا ہے۔ جہاں تک برتھ ڈے اور سالگرہ منانے کا تعلق ہے۔ یہ ایک ماڈرن بدعت ضرور ہے لیکن بدعت کی شرعی تعریف اس پر صادق نہیں آتی کیونکہ کوئی بھی شخص اپنے بیٹے کی برتھ ڈے اور شادی کی سالگرہ ثواب کی نیت سے یا قرب الٰہی کی غرض سے نہیں کرتا لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ یہ کام اب جائز ہوگیا ہے۔ بلکہ ایک لحاظ سے یہ بدعت سے بھی سنگین ہے کیونکہ یہ غیر مسلموں خصوصاً یہود ونصاریٰ کی تقلید میں کیا جاتا ہے اور غیروں کی تقلید اور ان کی مشابہت کو نبی کریم ﷺ نے سخت گناہ

قرار دیا ہے۔ بر تھ ڈے سالگرہ پھران مواقع رکیک کاٹنا موم بتیاں جلانا اور بجھانا اس طرح کی تمام خرافات مسلمان غیر مسلموں سے لے رہے ہیں۔ یہ روش مسلمانوں کے اسلامی تشخص کے لئے تباہ کن ہے۔

نبی کریم ﷺ نے متعدد مناسبتوں سے ارشاد فرمایا کہ:

''خالفوا الیھود والنصاری۔''

''کہ یہود و نصاریٰ کی تقلید کی بجائے ان کی مخالفت کرو۔''

ایک اور حدیث میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا

''من تشبہ بقوم فہو منہم۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی ج ۹ ص ۱۵۱ رقم الحدیث ۸۳۲۳)

''جو شخص کسی دوسری قوم (غیر مسلم) کی مشابہت اختیار کرے وہ ان ہی میں''

غیروں کی تقلید میں کئے جانے والے یہ کام ایک لحاظ سے بدعت قرار دیئے جاسکتے ہیں۔ مسند احمد کی ایک حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''ما ابتداع قوم بدعۃ الا نزع اللہ عنہم من السنۃ مثلہا۔'' (تفہیمات الھیۃ ج ۲ ص ۶۴)

''کوئی قوم جب بدعت جاری کرتی ہے تو اللہ اس کے بدلے میں ان سے سنت اٹھالیتے ہیں۔''

اور بچوں کی پیدائش اور دوسری مناسبتوں سے ڈے منانے والے یہ لوگ سنتوں کو ترک کرتے ہیں بچے کے کان میں اذان' اس کے بال کٹوانے اور عقیقہ جیسی سنتوں سے محروم کردیئے جاتے ہیں کیونکہ ان کی جگہ انہوں نے انگریزوں کی سنتوں کو اپنا لیا ہوتا ہے۔

رہی یہ بات کہ جو شخص ایسی تقریبات میں شرکت کرتا ہے اس کی کیا پوزیشن ہوتی ہے تو ظاہر ہے بدعت اور معصیت کے کسی کام میں شرکت اس سے تعاون کے مترادف ہے۔ اس لئے ایسی تقریبات میں عمومی طور پر شرکت جائز نہیں۔

ہاں اگر کوئی شخص اس نیت سے شریک ہوتا ہے کہ وہاں تبلیغ کرے گا یا اس مروجہ رسم سے انہیں روکنے کی کوشش کرے گا تو یہ الگ بات ہے اور جو شخص ایسی تقریبات میں ذوق وشوق سے شریک ہوتا ہے بلکہ ان کا اہتمام کرتا ہے تو اس کے اس فعل کو اسلامی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص439